ہمارے خدا کا پیغام

طاقتور،فطری، مقابلہ کرنا ،تغیراتی زندگی اور آزادی یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کوبیان کرتے ہیں ۔ایک محتاط تجزیہ جو ہم اس کے مراسلے اور آجکل کی اُس کے نام پر دی جانے والی عام تعلیم کے ساتھ کریں تو ایک چونکا دینے والی حیرانی آشکار ہوتی ہے۔اس کے پیغام کی رُوح تاریک ہو چکی ہے۔(اگرچہ مکمل طور پر نہیں کھوئی)اصل جس کا ایک عنوان میں خلاصہ کرسکتے ہیں وہ ہے **خدا کی بادشاہی** ۔ اُسکی پہلی تعلیم سے جو پہاڑی واعظ کہلائی ، اس کے آسمان پر اُٹھائے جانے تک، اُس نے مسلسل اپنی منادی اور تعلیم میں یہی موضوع قائم رکھاجس کو اُس نے بادشاہی کی خوشخبری کہا۔خداوند کی دُعا میں شامل دو چھوٹے جملے خدا کی ساری بادشاہی کا خلاصہ کرتے ہیں۔ تیری بادشاہی آئے ۔ تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔(متی ۶:۱۰)آج کل خدا کی مرضی کی بجائے زمین پر انسان کی مرضی چلتی ہے یسوع نے بہت دفعہ خدا کی بادشاہی کے بارے میں کہا لیکن ایک بار بھی واضح نہیں کیا۔ بالکل حیرانی کی بات ہے کہ اُس کے سننے والوں میں سے ایک نے بھی اُسکی وضاحت طلب نہیں کی ۔ یسوع نے ایسے کہا جیسے ہر کوئی پہلے ہی سے بادشاہی کو جانتا تھا اور یقیناً جانتے تھے۔اِس کے بارے میں علم ہر اسرائیلی میں عام تھا اور اُنھوں نے صدیوں سے اس کی اُمید اور قطعاًمایوس کن انتظار کیا۔اِس کے متضاد ہمارے لیے یہ ایک اجنبی لفظ اور انجان تصّور ہے۔گو کہ یہ ہمارے خداوند کے پیغام کے سمجھنے کے لیے بنیاد ہے لیکن ہمیں اِسکی سمجھ ہونی چاہیے۔ خدا کی بادشاہی کے لیے ۔انسان کی ضرورت کو جاننے کے لیے یہ ایک اچھا نقطہ آغاز ہے۔ بہت سارے مخالف انسانیت کی بدکاری کو ظاہر کرتے ہیں لیکن اِن میں‌ایک میں بھی جامع طریقے سے نہیں بیان کیا گیا جیسے کہ رُومیوں کے نام خط میں کیا گیا۔

رُومیوں ۳: ۱۸،۱۰ کوئی راستباز نہیں ،ایک بھی نہیں، کوئی بھی نہیں جو سمجھ سکے، کوئی خدا کا طالب نہیں ، سب گمراہ ہیں ،سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں، ایک بھی نہیں، اُن کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے ، اُنھوں نے اپنی زبانوں سے فریب دیا۔ اُن کے ہونٹوں میں

سانپوں کا زہر ہے۔ اُن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے، اُن کے قدم خون بہانے کے لئے تیز رو ہیں۔ اُن کی راہوں میں تباہی اور بد حالی ہے، اور وہ سلامتی کی راہ سے واقف نہ ہوئے۔اُن کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں۔

انسانیت کی نمائندگی اُس طریقہ سے نہیں ہو رہی جس میں درحقیقت اُس کی تخلیق ہوئی ہے۔شروع میں وہ خدا کی صورت و شبیہ پر تھا۔

پیدائش ۱:۲۶،۲۸ پھر خدا نے کہا ،آو ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں احتیاط رکھیں۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اُس نے اُس کو پیدا کیا نرو ناری اُن کو پیدا کیا۔ اور خدا نے انہیں برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور ومحکوم کرو۔اور سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور سب زندہ مخلوقات پر جو زمین پر چلتی ہیں۔ حکومت کرو۔

انسان کے لیے خدا کا اصلی منصوبہ ایک بہتر دُنیا پر حکومت کرنا تھا۔ اُس نے آدم اور حوّا کو جو اُسکی اپنی شبیہ پر تھے اُن کو اپنی خود مختار اور اعلی حکومت کی زیر نگرانی زمین پر اقتدار کرنے کے قابل بنایا۔اِس اولین وبہترین ماحول اور ریاست میں بنی نوح انسان ایک بہتر محبت وہم آہنگ زندگی ایک دوسرے اور خدا کے ساتھ گزاریں گے۔ گناہ، نفرت، کشمکش، غم۔ بیماری اور موت اُن کا باغ عدن میں وجود نہ تھا۔ خدا ترسی محبت، امن، خوشی، صحت اور زندگی ہمیشہ کے لیے پھلے پھولے گی۔آخر جیسے بھی سانپ کے اُنہیں ورغلانے کے بعد آدم اور حوّا نے خدا کے حکم کی نافرمانی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اُن کے اس فیصلے کا انجام انقلابی ہوا جس نے تخلیق کے ہر پہلو کو متاثر کیا اُن کا اقتدار بہت کم ہوا۔ زمین لعنتی ہوئی اور اُن کے ہم آہنگ رشتے پر کشمکش اور دشمنی کا دھبا لگ گیا۔گناہ نے انسانیت کو ڈھانپ دیا اور شیطان آج کے دور میں خدا بن گیا، کیونکہ وہ بنی نوح انسان پر ابتدائی اثرورسوخ رکھنے والا کارندہ ہے۔اُن کی ابدیت موت میں تبدیل ہو گی۔انسان کے گناہ میں پڑنا یقیناًخدا کے اصلی منصوبے کو برباد کر دیا، لیکن کوئی ذریعہ بھی خدا کو اُس کی پاک مرضی پوری کرنے سے باز نہ رکھ سکا۔گناہ میں پڑنے کے فوراً بعد ہی خدا نے ایک منصوبہ بنایا جس کا مقصد فدیہ دے کر انسان کو چھڑایا اورزمین کو جنّتی حالت میں دوبارہ

قائم کرنا۔ جیسے ہی صحائف ترقی کرتے گئے، یہ منصوبہ اپنے انجام کو پہنچا جسے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے **خدا کی بادشاہی** کہا۔

جیسے پیدائش کی کتاب بیان کرتی ہے کہ ابتدا میں کیا ہوا۔اُس طرح مکاشفہ کی کتاب آخرت میں ہونے والے واقعات کی پیشن گوئی کرتی ہے۔ خدا کی بادشاہی آئے گی،اور اُس کی مرضی زمین پر پوری ہو گی جیسے آسمان پر ہوتی ہے، آدم اور حوّا کو فردوس سے نکال دیا اور اُن کو شجرِحیات میں سے کھانے سے روکا گیا۔ نوح کے زمانے میں اُن کی فردوس مکمل تباہ ہو گی۔خدا وعدہ کرتا ہے کہ فردوس اور زندگی کا درخت دوبارہ آئیں گے۔

مکاشفہ ۲:۷ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ رُوح کلیسیاوں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا۔

نیک مرضی یہ ہے کہ انسان خدا کی تخلیق کی گئی دُنیا پر دوبارہ حکومت کرے۔ انسان کا خدا کے ساتھ رشتہ بالکل ویسے ہو گا جیسے اُس کے گناہ میں گرنے سے پہلے تھا: پاک، محبت کرنے والا، ہم آہنگ اور گناہوں سے مکمل آزاد۔ پاک مرضی ہے کہ خدا اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی فردوس میں گزاریں جیسے زمین پر گزارتے ہیں۔

مکاشفہ ۲۱:۴ میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشیلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھ جس نے اپنے شوہر کے لئے سینگار کیا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کریگا اور وہ اُس کے لوگ ہونگے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا۔اور اُن کا خدا ہو گا۔ اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ، نہ درّد، پہلی چیزیں جاتی رہیں۔

خدا کی بادشاہی کی سمجھ کا آغاز ابرام سردار نے قائم کیا۔خدا نے اُس کے ساتھ ایک عہد باندھا جس کا اثر اُن سب پر ہوا ہے جو ایمان والے ہیں ۔حق تعالی نے اِس شخص سے بہت سے وعدے کیے ۔اِن میں کچھ تو پورے ہو چکے اور بقیہ تب پورے ہونگے جب بادشاہی آئے گی۔خدا نے ابرام کے

ساتھ باضابطہ تعلق قائم کیا (بعد میں اُس کا نام تبدیل کر کے اُس نے ابرہام رکھا) جب وہ میں رہتا تھا ۔ خدا کی ہدایات واضح تھیں ۔ تواپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاوں گا۔خدا نے مندرجہ وعدے کیے۔

پیدائش ۱۲ : ۲،۳اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناوں گا اور برکت دونگا اور تیرا نام سرفراز کرونگا ۔ سو تُو باعثِ برکت ہو۔جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دونگا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر میں لعنت کرونگا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ برکت پائنگے۔

ابرام نے خدا کا حکم مانا اور روانہ ہوا، چنانچہ اُن کا تعلق شروع ہوا جسے بعد میں خدا نے نام دیا جب خدا نے کہا ،ابرہام میرے دوست، اب تک کوئی شخص بھی خدا کا دوست نہیں کہلایا گیا ، جیسے ابرہام اپنے ایمان اور وعدے پر پابند رہا، اسی طرح خدا نے بھی اپنا وعدہ اور عہد پورا کیا۔ خدا نے غیر معمولی انداز میں اپنے آپ کو ابرہام تک بڑھایا۔ اُس نے ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے جو ابدی و دائمی ہیں ۔ خدا نے اپنے وعدوں پر مُہر کے لئے اُس سے خون کا عہد باندھا جو بالکل یقینی ہے کہ اُس کے وعدے پورے ہونگے ۔ ابرہام کا اپنے ایمان کو اِس حد تک اظہار کرنے کے بعد کہ اُس نے خدا کے حکم کو مانتے ہوئے اپنے بیٹے اسحاق کو قربانی کے لئے پیش کیا،خدا نے خود ایک عجیب اور غیر معمولی انداز میں ذمہ لیا۔ اُس نے اپنے آپ سے قسم کھائی کہ وہ ابرہام سے کیے گئے وعدوں پر قائم رہے گا خدا نے کسی زمانوں میں بھی وعدہ، عہد اور قسم کی تین گنا ضمانت دی ۔ پیدائش ۱۲ سے لے کر ۲۲ کا مکمل مطالعہ سارے وعدوں کا جامع منظر بیان کریگا۔ہم پہلے ہی سمجھ چکے ہیں کہ اُسے بڑی قوم بنانا خدا کا پہلا وعدہ تھا ۔ جیسے صحائف ترقی پسندی کے ساتھ بڑھتے گئے واضح کیا ہوا کہ اسرائیل ہی وہ قوم ہے جس کا وعدہ کیا گیا ۔ تا ہم جو اتنے سالوں سے آشکار نہیں ہوا وہ یہ تھا خدا نے یہ بھی وعدہ کیا کہ قومیں ابرہام رکھنا مزید ایک اور وعدے کو ظاہر کرتا ہے۔ **ابرہام** کا مطلب ہے بہت سی قوموں کا باپ۔

پیدائش ۱۷ :۵ تیرا نام پھر ابرام نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابرہام ہو گا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرادیا ہے۔

عبرانی لفظ ، گوئے، جس کا انگریزی میں ترجمہ , قوم , یا ,غیر قومِ ، کیا گیا۔حتی کہ یہودی آج بھی

,گوئم، لفظ اُن لوگوں کے لئے استعمال کرتے ہیں جو یہودی نہیں - خدا نے پولوس رُسول پر آشکار کیا جو صدیوں سے ایک راز تھا کہ خدا نے ہمیشہ ابرہام سے کیا گیا وعدہ میں غیر قوموں کو بھی وارث کی حثییت سے شامل کیا ہے-(اسرائیل ہمیشہ ابرہام کو اپنا باپ تصّور کرتے ہیں) جبکہ پولوس ظاہر کرتا کہ دُرست معنوں میں ایماندار ہی ابرہام کے بچے ہیں جو دونوں اسرائیل
(مختون) اور غیر قوموں (نامختونوں) میں سے ہیں- وہ لوگ جن کا وہی ایمان ہو جو ابرہام کا تھا وہی اُس کے بچے تصّور کیے جائیں گے-
رُومیوں ۴: ۱۶،۱۲،۱۱ اور اُس نے ختنہ کا نشان پایا کہ اُس ایمان کی راستبازی پر مہر ہو جائے جو اُسے نامختونی کی حالت میں حاصل تھا تا کہ وہ اُن سب کا باپ ٹھہرے جو باوجود نامختون ہونے کے ایمان لاتے ہیں اور اُن کے لئے بھی راستبازی محسوس کی جائے ، اور اُن مختونوں کا باپ ہو جو نہ صرف مختون ہیں بلکہ ہمارے باپ ابرہام کے اُس ایمان کی بھی پیروی کرتے ہیں- جو اُسے نامختونی کی حالت میں تھا- اِسی واسطے وہ میراث ایمان ہے تا کہ فضل کے طور پر ہو اور وہ وعدہ کُل نسل کے لئے قائم رہے- نہ صرف اُس نسل کے لئے جو شریعت والی بلکہ اُس کے لئے بھی ابرہام کی مانند ایمان والی ہے - وہی ہم سب کا باپ ہے-
ابرہام اُن سب کا باپ جو ایمان رکھتے ہیں - خدا نے ابرہام کی نسل کو زمین کے ذروں ، اَن گنت ستاروں اور سمندروں کے ساحلوں کی ریت سے تشبیہ دی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اِس میں اسرائیل کی جسمانی نسل کے علاوہ اور بہت سارے بھی شامل ہونگے- اسرائیل صرف واحد قوم تھی- غیر قوموں کی شمولیت ہی سے اُس کی نسل بہت ساری قوموں والی بنی-
گلتیوں ۳: ۶،۹ چنانچہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گنا گیا - پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں اور کتاب مقدس نے پیشتر سے یہ جان کر کہ خدا غیر قوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہرائے گا- پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سنا دی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائے گی- پس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں-
جب خدا نے نبوت کے طور پر ابرہام سے کہا کہ اُس کی نسل میں وہ لوگ شامل ہونگے جو ایمان رکھتے ہونگے اور وہ دونوں اسرائیلی اور غیرقوموں میں سے ہونگے اور یہ کام یسوع مسیح کی وجہ سے پورا ہوا -آیت ۱۴ اِس لحاظ سے مسیح یسوع میں ابرہام کی برکت غیرقوموں تک بھی پہنچے

اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جسکا وعدہ ہوا ہے۔ اگر ہم مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ، پھر ہم ابرہام کی نسل اور وراثت میں یکساں شریک ہیں۔

آیت ۲۹ اور اگر تم مسیح کے ہو تو ابرہام کی نسل اور وعدہ کے مطابق وراثت ہو۔

مسیح کے ایماندار پیروکاروں کو وہی وعدوں میں ورثہ ملے گا جو ابرہام سے کئے گئے ۔ ملک کے متعلق ایک اہم وعدہ تھا۔ جب خدا نے پہلے ابرام سے ملک کا ذکر کیا تو سرحدوں کی وضاحت نہیں دی۔ اُس نے صرف کہا (یہ ملک) (پیدائش ۱۲:۷) مگر جیسے وقت گزرتا گیا سر زمین بہت حد تک بڑی ہوتی گئی ۔ آخر میں خدا نے ابرہام اور اُس کی نسل (جنھیں اب ہم جانتے ہیں جو تمام عقائد والے ہیں) تمام دُنیا سے وعدہ کیا۔

رومیوں ۱۳:۴ یہ وعدہ کہ وہ دُنیا کا وارث ہو گا نہ ابرہام سے نہ اُس کی نسل سے شریعت کے وسیلہ سے کیا گیا تھا بلکہ ایمان کی راستبازی کے وسیلہ سے۔

جو سنا آدم اور حوّا نے کھو دیا اور جس کا اعلان مکاشفہ کی کتاب کرتی ہے کہ دوبارہ واپس آئے گی، ایک بالکل نئی پیدا ہوئی زمین، جس کا وعدہ ابرہام اور اُس کے ایمان والے بچوں سے کیا گیا تھا۔اسرائیل نے نسبتی طور پر بہت مختصر عرصہ کیلئے وعدہ کی سر زمین پر قبضہ کیا۔ مگر یہ قبضہ کسی معنی میں بھی ابرہام سے کیے گئے وعدوں کی مکمل تکمیل نہ تھی۔ اِس میں پوری دُنیا کو شامل نہ کیا گیا اور نہ ہی یہ ہمیشہ کے لئے کیا سچ ہے جو کچھ ہونے والے ہے اُس کے لئے وہ ایک ابتدائی نمونہ تھا جب مسیح دوبارہ آئے گا اور خدا کی بادشاہت قائم کرے گا۔

اِس کے برعکس زیادہ تر لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی آسمان پر گزاری جائے گی۔ صحائف کھلے طور پر اور بار بار ظاہر کرتے ہیں کہ زمین پر جنت ایمان والوں کا مقدر ہے۔ یسوع کی تعلیمات کا محتاط مطالعہ آشکار کرتا ہے اُس نے سکھایا خدا کی بادشاہی زمین پر ہو گی۔ ایک اور اہم وعدہ جو خدا کی بادشاہی سے متعلق ابرہام سے کیا گیا وہ یہ ہے (تجھ سے بادشاہ نکلیں گے)۔ یقیناً بہت سارے بادشاہ ابرہام کی نسل میں سے تھے،ان میں زیادہ قابل ذکر داود اور یسوع ہیں ۔ داود کا اسرئیل پر حکومت کرنا یسوع کا مستقبل کا ابتدائی نمونہ ہے جب وہ اپنے واپس آنے کے پہلے ایک ہزار سال اسرائیل اور دُنیا پر حکومت کرے گا۔ داود نے متحدہ اسرائیل کے بادشاہ ہونے کے ناطے پہلا کا م یہ کیا یروشیلم شہر کو لے لیا تا کہ اُسے عبادت کا مرکز اور دارلحکومت بنا سکے۔

موسی نے اسرائیل سے کہا کہ خدا نے وعدے کی سر زمین میں اپنے لئے ایک اہم جگہ چُن لی ہے ایک جگہ جہاں اُس کی پرستش کی جاسکے۔

بحر حال جب یوشع اسرائیل کی رہنمائی کر کے سر زمین میں لے گا تو اُنہوں نے یروشیلم کے ارد گرد کا سارا علاقہ لے لیا لیکن بذاتِ خود شہر کو نہیں لیا۔ایک مخصوص جگہ جو خدا چاہتا تھا کہ وہ خدا کا شہر کہلائے وہ کافرہں کے قبضے میں وہ گئی۔ ۵۰۰ سال کے لئے وہ یروشیلم لے نہ سکے۔ داود وہ شخص تھا جس نے خدا کے دل کے موافق شہر فتح کیا اور خدا کی مرضی جو اُس کی اپنے شہر کے لئے تھی پوری کی ۔ فوراًاگلا کا م جو داود نے کیا، وہ عہد کا صندوق شہر میں لے کر آیا اور خدا کی حمد اور عبادت کو قائم کیا جو خدا چاہتا تھا اور جسے اسرائیل بھلا چکے تھے۔ داود نے خدا کی حمد و تعریف اور خدمت کے لئے لاویوں کو مقرر کیا۔ یہ وقت ،اسرائیلی حکومت کا وقت ، کہلاتا تھا اور خدا کے اسرائیل کے ساتھ شریں ترین تعلق کے لحا ظ سے دیکھا جاتا تھا ۔ بد قسمتی سے مختصر عرصہ رہا لیکن یہ ابتدائی نمونہ کے طور پر قائم ہے جو یسوع اپنے دوبارہ آنے پر کرے گا۔اُن دنوں یسوع دوبارہ خدا کیلئے یروشیلم لے گا اور اُس میں ساری دُنیا کے لئے خدا کی حکومت قائم کرنے کے لئے دارلحکومت بنائے گا ۔ وہ دوبارہ خدا کا شہر کہلائیگا۔خدا نے داود کے ساتھ ایک عہد باندھا بالکل ویسا ہی جسے کئی سال پہلے ابرہام سے باندھا تھا۔

تواریخ ۱۷:۱۴،۱۱ جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے تواپنے باپ دادا کے ساتھ مل جانے کو چلا جائے تو میں تیرے بعد تیری نسل کو تیرے بیٹوں میں سے برپا کروں گا اور اُس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ میں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا سور میں اپنی شفقت اُس پر سے نہیں ہٹا وں گا جیسے میں نے اُس پر سے جو تجھ سے پہلے تھا ہٹالی۔ بلکہ میں اُس کو اپنے گھر میں اور اپنی مملکت میں ابد تک قائم رکھوں گا اور اُس تخت ابد تک ثابت رہیگا۔

داود کی نسل جو اُس کے تخت پر ہمیشہ کیلئے بیٹھے وہ یسوع ناصری ہے جو مسیح کہلایا۔جب فرشتے نے مریم کو اُس کے نامولود بچے کے بارے مین بتایا،تو اُس نے ظا ہر کیا کہ اُس کا بچہ داود سے کیے گئے وعدے کی تکمیل ہے۔

لوقا ۱: ۳۳،۳۱دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا۔ اُس کا نام یسوع رکھنا ۔ وہ بزرگ ہو گا اور خدا تعالی کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اُس کے باپ داود کا تخت اُسے دے گا۔ اور وہ یعقوب کے

گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اُسکی بادشاہی کا آخر نہ ہو گا۔
یسوع یروشیلم میں داود کے تخت پر حکومت کرے گا(سموئیل ۱: ۱۴،۱۲، زبور ۱۳۲: ۱۱، یسعیاہ ۹: ۷،۶ اور ۱۶ : ۵، یرمیاہ ۲۳: ۶،۵) پرانا عہد نامہ مسیح سے متعلق پیشن گوئیوں سے بھرا پڑا ہے ۔لفظ ، ماشیاخ ، بنیادی طور پر پرانے عہد نامے میں استعمال ہوا ہے۔ جب کہ لفظ ، مسیح ، ابتدائی طور پر نئے عہد نامے میں استعمال ہوا ہے۔ دونوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے۔ مسح کیا ہوا۔ کاہنِ اعظم ، نبی اور بادشاہ سب مسح شدہ ہوتے تھے تا کہ میسح کے ابتدائی نمونہ کے طور پر خدمت کر سکیں۔ موسی (پرانے عہد نامے کی کتابوں) میں اکثر مسیح کی بابت بات کرتے۔ وہ تفصیل سے خبر رسائی کرتے ہیں کہ یسوع کیا کرے اور کہے گا ۔ مسیح کے پیدا ہونے سے پہلے ان صحائف نے ایک دشوار، پیچیدہ اور دھندلی معلومات فراہم کیں جس کی وجہ سے علم حاصل ہو گیا جس سے تعین اور موازنہ ہو سکے کہ وہ مسیح ہے ۔اِس کے برعکس چاروں اناجیل یسوع کی مکمل تاریخ نہیں لکھی کہ یسوع نے کیا کہا اور کیا ، وہ سب ضروری باتیں ظاہر کرتیں ہیں جو تعین کر سکے کہ وہ مسیح ہے ۔ اُس نے اپنی پہلی آمد کے متعلق ساری پیشن گوئیاں پوری کیں۔ اُن میں اپس نے تمام پیشن گوئیاں پوری کیں جو ثابت کرتی ہیں کہ وہ مسیح ہیں، ہم اُس پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں کہ وہ واپس آئے گا اور اُس کی نسبت کیے گئے بقیہ وعدوں کو پورا کرے گا۔ پھر اُس کے دوبارہ آمد کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے ۔ اُس کی دوبارہ آمد خدا کی زمین پر بادشہی کی علامت ہو گی ۔ وہ یقین دلائے گا کہ خدا کی بادشہی زمین پر پوری ہو گی جیسے آسمان پر ہوتی ہے ۔اِس سے پہلے کہ یسوع مر کر زندہ ہوتا اور آسمان پر اُٹھایا جاتا ، اُس نے بہت خوفناک اذیت اور موت نے قائم مقامانہ قربانی دی جو انسان کے کفارے اور نجات کے لئے ضروری تھا ۔ یسوع کے واپس آنے سے پہلے دوبارہ بڑی اذیت اور موت کا وقت آئے گا۔ مگر اِس دفعہ وہ آفت رسیدہ نہ ہو گا۔ اُس کے واپس آنے سے ساڈھے تین سال پہلے ساری انسانیت پر بڑی مصیبت کا وقت آئیگا۔ زمین اور اُس پر رہنے والا ہر کوئی متا ثر ہو گا۔
مسیحیوں کی عظیم اُمید کا مر کز مسیح کی واپسی میں ہے جب مردوں کی عدالت ہو گی۔ پہلی دفعہ مردوں کا آسمان پر اُٹھانے پر ماضی کے تمام ایماندار زندہ ہونگے اور انہیں نئی زندگی عطا کی جائے جو ابدی ہو گی۔ وہ ایماندار جو زندہ ہیں اُس کے آنے پر ایک ہی وقت میں جو زندہ کیے گئے

اُنکی مانند تبدیل ہو جائیں گے۔ جب یسوع زندہ کیا گیا تو وہ مردوں میں سے پہلوٹھا بن گیا۔ پہلوٹھا اِس اعتبار سے کہ اُس سے پہلے کوئی بھی نہ ہوا لیکن باقی اُسکی تقلید کریں گے۔ اُس کو مرنے کے بعد آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد جو زندگی ملی ہے وہ مردوں کی عدالت کے روز زندہ کیے جانے والوں کے لئے مثال ہے کہ اُنہیں کیا ملے گا۔ اِس دفعہ یسوع زمین پر خدا کی بادشاہی پر حکومت کا آغاز کرے گا۔ وہ خدا کے شہر یروشیلم میں داود کے تخت پر بیٹھے گا۔ وہ خدا کی طرف سے دُنیا پر حکومت کرے گا، اور تمام قومیں اُس کی محکوم ہونگی۔ زندہ ہوئے مقدسین بھی اُسکے ساتھ بطور بادشاہ اور کاہن ایک ہزار سال کے لئے حکومت کریں گے۔ اِس ہزار سالہ دور کے دوران شیطان اتھاہ گڑھے میں باندھا جائے گا اور اُسکا دُنیا پر اثرورسوخ اور ختم ہو جائے گا۔(مکاشفہ ۲۰: ۱،۶)یہ وقت نئی زندگی کہلاتا ہے کیونکہ اِس میں زندگی کی دوبارہ پیدائش ہو گی۔(متی ۱۹: ۲۸،ططس ۳:۵) یہ تبدیلیاں فطری ترقی پذیری کی طرف جا رہی ہیں اور ہر کوئی اور ہر چیز کو شامل کرتی ہیں۔ زمین کے نا پسندیدہ اور بنجر جغرافیائی نقشہ تبدیل ہو جائے گا۔ وادیاں بلند ہونگی، پہاڑ نیچے کیے جائیں گے ۔ (یسعیاہ ۴۰:۴) صحرا اور جنگلات نباتات اور پانی سے سیراب ہونگے ۔ (یسعیاہ ۳۵:۷ ، ۴۱: ۱۹ ، ۱۸ ،۴۳:۱۹)

ساری جنگ اور جنگی خیالات ختم ہو جائیں گے (یسعیاہ ۲۰: ۴ ، میکاہ ۴:۳)۔ مسیح کے واپس آنے کے بعد پہلے سات سالوں میں جنگی ہتھیاروں کو آگ میں پگھلا کر زراعت کے لئے اوزار بنائے جائیں گے (حزقی ایل ۳۹:۹)۔ حتی کہ جانوروں کی بادشاہی میں مصیبتیں جھیل کر ایک مضبوط تبدیلی ہو گی ۔ جانور سبزی خور ہو جائیں گے اور امن کے ساتھ ایک دوسرے اور بنی نوح انسان کے ساتھ رہیں گے (یسعیاہ ۱۱: ۹،۶ ،۶۵: ۲۵)۔ یہ ساری تبدیلیاں اُس وقت تک نشوونما پائیں گی اور آخر میں زمین پر جنت قائم کی جائے گی۔

ہزاروں سالوں کے آخر میں شیطان کو تھوڑے عرصے کے لئے چھوڑا جائے گا۔ وہ ایک دفعہ پھر بہتروں کو دھوکا دیگا اور مسیح کی بادشاہت کے خلاف بغاوت میں رہنمائی کی جدوجہد کرے گا۔ مگر اُس کی کوشش عارضی ہو گی کیونکہ خدا کی طرف سے آسمان سے آگ آئے گی اور اُن سب کو نگل جائے گی جو اُس کے ساتھ شامل تھے۔ پھر شیطان کو آگ اور گندھک کی جھیل میں پھینک دیا جائیگا۔ جہاں وہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائیگا(مکاشفہ ۲۰: ۱۰ ،۷)۔

اُسی وقت دوسری قیامت ہو گی-بے انصاف کی قیامت واقع ہو گی -اس قیامت میں تمام کافروں جو پرانے وقتوں اور ہزار سالہ بادشاہی میں سے ہونگے اُن کی عدالت ہو گی- جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا نہ ہوا وہ آگ کی جھیل میں پھینکا جائے گا- جو اپنے ساتھ موت اور قبر لئے ہوئی ہے (مکاشفہ ۲۰: ۱۰،۷) -اِس سب کے بعد یسوع مسیح بادشاہت اپنے باپ کو سونپ دیں گے -پھر خدا سب پر حکومت کرے گہ اور اپنے لوگوں‌میں سکونت کرے گا-بنی نوح انسان یسوع اور خدا کے ساتن نئے آسمان اور نئی زمین پر بسیں گے- جنت دوبارہ قائم ہو گی اور انسان کی شجر حیات تک رسائی ہو گی-

(۱ کرنتھیوں ۱۵:۲۸، ۲۴ ، مکاشفہ ۲۱ اور ۲۲)بہت ساری چیزیں جو یسوع نے کیں اور جو چاروں اناجیل میں درج ہیں ثابت کرتی ہے کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا تھا - جو کچھ اناجیل میں شامل ہے وہ اتنا ضروری ہے جتنا کہ بہت کچھ اُس نے کہا جیسے ہی یوحنا اصطباغی کی وزارت کا اسیری کی وجہ سے اختتام ہوا- ہماری خداوند کی وزارت نے ترقی کرنا شروع کی - مندرجہ بیانات وزارت کے آغاز میں کہے گئے پیغام کے وقوعہ کے موضوع کو ظاہر کرتے ہیں-

متی ۴: ۱۷اُس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا، توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے-

اُس نے ایمانداری سے اپنی ساری وزارت میں بادشاہی کی خوشخبری کی اطلاع اپنے آسمان پر اُٹھائے جانے تک دی-

متی ۴ : ۲۳یسوع تمام گلیل میں پھرتا رہا اور اُن کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا-

اعمال ۱:۳اُس نے دُکھ سہنے کے بعد اُس نے بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر بھی کیا-وہ چالیس دن تک انہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا-

بہر حال جو کچھ اُس نے سکھایا

آج سے مختلف ہر کوئی آنے والی بادشاہی کے بارے میں جانتا تھا، لہذا اُسے وضاحت کرنے کی ضرورت نہ تھی - یہ‌معلومات اتنی عام تھیں کہ ہیرودیس جیسا آدمی بھی اسے جانتا تھا -

ہیرودیس جیسا شیطان ، کافر گورنر سمجھتا تھا کہ مسیح آرہا تھا کہ داود کے تخت پر حکومت کر

کے سارے اسرائیل پر حکمرانی کرے - وہ مسیح سے اتنا قائل اور ڈر گیا کہ اُس نے دو سال اور اُس سے کم عمر کے بچے کو ذبیح کر کے اُسے (مسیح) کونظر انداز کرنے کی بڑی کوشش کی-
اسرائیل ابرہام کے دنوں سے لے کر ہزاروں سال سے وعدے کے پورا ہونے کے لئے انتظار کرتے تھے جو زمین پر خدا کی بادشاہی لے کر آئے گا- موسی اور سارے انبیاء نے بادشاہی کے متعلق لکھا، بلاشک یہ عام طور پر سمجھی جاتی تھی- اسی طرح نئے عہد نامے کے معنوں ، رُسولوں نے بالکل وہی بیان کیا- اعمال کی کتاب پولوس رُسول کے وزارتی بیان کے متعلق خلاصے پر ختم ہوتی- اعمال ۲۸ :۳۱ کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے خدا کی بادشاہی کی منادی کرتا اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا-
پولوس نے ہمارے خداوند یسوع کے مسیح ہونے کی معرفت اُونچے رُتبے کے متعلق اپنے خدا کی بادشاہی کی تعلیم میں شامل کیا- اُس کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد، بادشاہی کے منصوبے کا ایک اور دور شروع ہوا- اُس کا آسمان پر اُٹھایا جانا اور واپس آنے کے درمیانی وقت میں (جس میں ہم وہ رہے ہیں) فضل کا دور کہلاتا ہے- آجکل چیزیں بہت مختلف ہیں جب یسوع زمین سے چلا گیا- یا جب یسوع کے بادشاہ بن کر واپس آنے پر جو ہو گا - پرانے عہد نامے میں یسوع کے مسیح ہونے کی ابتدائی نمونے کے لئے تین عظیم مسح سے بنیادی رکھی گئی (مسح شدہ) کاہن اعظم، نبی اور بادشاہ ، یہ مسح آجکل ہمیں ایمانداروں کے مسیح کے ساتھ تعلق کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں جو ہم اُس کے دوبارہ آنے کی راہ تکتے ہیں-پرانا کاہن اعظم اسرائی کے لوگوں کی بطور ثالث اور دُعا وشفارش کرنے والے کی خدمت کرتا ہے-وہ گنا ہوں کے کفاوہ کے لئے جانوروں کی قربانیاں گزارنتا تو وہ معافی حاصل کر سکتے تھے - کاہن خیمہ میں یہ خدمت کرتا تھا اور بعد میں سیلمان کے دور حکومت میں ہیکل میں- یسوع ہمارا کاہن اعظم ہونے کے لئے مسح کیا گیا- اُس نے یک بار ہی قربانی گزاری اور ہم سب کو ابدی مسح اور گناہوں کی معافی بخشی- آج وہ آسمان پر خدا کے دہنی طرف ہے کہ ہمیشہ کے لئے ہمارے لئے شفاعت کر سکے - اُس سے اپنے آپ کو رحیم ، باوفا، دیا لو کاہن اعظم ظاہر کیا جو اُن کی مدد کو دوڑتا ہے جو آزمائیش میں ڈالے جاتے ہیں (عبرانیوں ۲: ۱۸-۱۰ ، ۴: ۱۶-۱۴)-
یسوع عظیم نبی ہونے کے لئے مسح کیا گیا - جیسا کہ موسی نے کہا تھا کہ اُس جیسا عظیم ابی

تک ہوا (اُس کے منہ کی باتیں اُن کے لئے نجات لائیں گی جو اُس پر ایمان رکھے) ۔ آج یسوع ہم سے خدا کے الفاظ جو صحائف میں قلم بند ہیں اور رُوح القدس جو ہم میں بستا ہے کہ ذریعہ بات کرتے ہیں ۔بالکل اسی انداز میں اُس نے اپنے شاگردوں کو تعلیم اور رہنمائی دی، اب وہ ہم میں رُوحکے ذریعے کام کررہا ہے رُوح کی وجہ سے مسیح ہم میں رہتا ہے۔ لہذا ہمارا نبی ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے (اعمال ۳: ۲۲ ، ۱۹ یوحنا ۱۴: ۲۶،۲۵ ، ۱۶: ۱۴،۱۳)۔

مسح شدہ یسوع مسیح اپنے واپس آنے پر داود کے تخت پر خکومت کرے گا۔ آج وہ اندرونی طور پر اُن کے دلوں اور زندگیوں پر حکومت کرتا ہے جو اُس کے حکم بجا لاتے ہیں ۔ وہ ہمارا خداوند اور مالک ہے ۔ وہ ہماری زندگیوں پر حکومت کرتا ہے اس طرح ہم اُسکے جلالی آمد کے منتظر ہیں۔ میسح کو اپنے آپ میں رکھتے ہوئے ہم حالات سے بے فکر ہر کام کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہمیں قوت فراہم کرتا ہے ۔ اُس نے ہمیں فتحمند سے زیادہ بنا دیا ہے۔ حالانکہ اب ہم جیسے کہ اِس شیطانی دور میں سکونت پزیر ہیں (لوقا ۱: ۳۳،۳۰ رومیوں ۸: ۳۹،۳۵)۔

جب ہم خداوند کا پیغام سنتے ہیں تو ایک لازمی سوال ہونا چاہیے ،خدا کی بادشاہی کا حصّہ ہونے کی حیثیت ضروری کیا کرنا چاہیے ؟۔ جواب بھی خداوند کی تعلیم میں دیا گیا ہے ؟ لہذا صحائف میں ڈھونڈنا سب سے بڑی تشویش ہو گی۔ پطرس نے اُسکا بہتر خلاصہ کیا ہے۔

اعمال ۳: ۲۱، ۱۹ پس توبہ کرو اور رجوُع لاو تا کہ تمھارے گناہ مٹائے جائیں۔ اور اِس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں ۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تمھارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ ااسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحا نہ کی جائیں جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔